یا اہل الکتاب لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم

بتائید غیبی مالک دو جہان ۔ و بطفیل ہادی سرور کون و مکان رسالہ فیض مقالہ

یعنی موسومہ

بوظیفۃ المناظرین

لاخوان الموحدین

از تصنیف مناظر بے عدیل ۔ واعظ بے مثل ۔ پیشوائے مسلمین جناب مولوی
محمد اقام الدین صاحب اسلام آبادی باجازت مولوی فضل الرحمن صاحب اسلام آبادی

قد طبع فی المطبع النادری بریلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ثنا و صفت اُس خدا و ند منان کو کہ جس نے انسان سے ضعیف و ناتوان کو علم و عرفان سے مشرف فرمایا۔ بیحد و بیشمار درود و رحمت اُس ہادی زمان کو کہ جسنے عرب کے مشرکون کو خلق و امان سے موحد بنایا۔ اور ہم جہلاء کو آفت بت پرستی سے پاک و صاف کیا اور صراط مستقیم جنت دکھایا۔ **امابعد کمترین محمد اقام الدین** حفظہ اللہ المتین۔ بخدمات موحدین عموماً و بخدمات مسلمین خصوصاً۔ عرض پرداز ہے کہ زمانہ حال مین نصاریٰ کی عملداری کی وجہہ سے۔ پادریون نے بہت زور کیا ہے یہانتک ہر کوچہ و گلی و بازار مین لکچر دیتے رہتے ہین۔ اور غیر مذاہب پر ناحق طعنہ زنی کرتے ہین اور ون پر ایسا موٹا اعتراض کرتے ہین کہ جسکی جواب دہی مین عقلاء کو فکر بھی ہو لیکن اپنے اوپر ایسا بار یک سوال اُٹھا رکھتے ہین کہ تا قیامت اُنسے جواب بن نہ پڑے۔ اور خواہ مخواہ عوام بیچارونکو بہکاتے ہین چونکہ عام لوگ اُنکے اصول کی غلطی سے ناواقف ہین لہذا لکچر سُنکے چپ رہتے ہین اگر کوئی صاحب پڑھے بھی ہین تو بوجہ معقول نجاننے کے پادریونکے بہکانیسے لاجواب ہوتے ہین۔ بنا دالیہ میری ہمدردی کا اقتضا یہ ہوا کہ ایک رسالہ مختصر لکھیئے۔ اصول مذہب عیسائی کو بدلائل منطقیہ توڑیئے۔ اشکال لاجواب پیش کیجیئے۔ جسکو اردو دان مطالعہ کرکے انکو بند کرین اور ہندو مسلمان دعا دین۔ اس بناء پر بغیر لحاظ و پابندی کسی مذہب کے چند باتین تحریر کرتا ہون۔ امید کامل یہہ ہے کہ سب حضرات اسکو لینگے اور مطالعہ کرینگے وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکلَان۔

حضرات مذہب عیسائی کا اصل اصول یہ ہے کہ وہ اعتقاد کرتے ہین کہ مسیح عم خدا کے بیٹے الوہیت تامہ و انسانیت کاملہ کیساتھ تمام جہانونکے گناہ کا کفارہ ہونیکو دنیا مین تشریف لائے تھے

اب سنیئے کیوجہ سے مسیح عم کا ابن اللہ ہونا بداہتہ محال ہے (۱) کہ باپ بیٹے مین ١؎ مماثلت
ہونی ضروری ہی جبتک مماثلت نہوگی بیٹا و باپ ہونا محال ہے۔ مسیح عم و خدا مین مماثلت
تو درگذر بلکہ منافات کلیہ ہے۔ مثلاً مسیح عم کو بول و براز اور کھانا و پینا کی حاجت تھی۔
خدا ان چیزونسے بے نیاز ہے۔ مسیح عم پر مرض و موت کا دباؤ آشکار۔ خدا دباؤ سے سراسر درکنار
خدا قدیم و خالق و قادر و مسرور۔ مسیح عم حادث و عاجز و مخلوق و مجبور۔ اتنی منافات ہوتے
ہوئے لڑکا ہونا محال۔ (۲) کہ پادریو تم مسیح عم و خدا دونونکو قدیم ٢؎ بالذات کہتے ہو یا ممکن بالذات
یا ایک کو قدیم بالذات دوسرے کو ممکن بالذات۔ اگر باپ و بیٹا دونون کو قدیم بتلاتے ہو تو
تو مسیح کا ابن خدا ہونا بدیہی باطل ہے اسلیئے بیٹا ہونے کے واسطے بعدیہ شرط ہی یعنے
بیٹے کا ہونا باپ کے بعد واجب ہے ورنہ ولدیت ثابت نہین ہوگی چنانچہ ظاہر ہے جب پادریون
نے دونونکو واجب بالذات کہا تو مسیح کا ابن خدا ہونا بدیہی محال ہوا اسواسطے کہ مسیح جو خدا کے
بیٹے ہوئے تو خدا کا بعد ضرور وجود مسیح ہوگا جس سے مسیح کی ابتدا نکلیگی۔ اور یہ مسئلہ مسلم ہو کہ جسکی
ابتدا ہو وہ ممکن ہی اب مسیح واجب نرہین حالانکہ پادری لوگ مسیح کو واجب بالذات کہتے ہین۔ اگر کہو
دونون ممکن ہین تو بنوت تو ثابت ہوگی مگر خدا ے واجب تشریف لیگئے ممکن ہوگیا یہ محال کیونکہ
واجب کا ممکن ہونا محال ہے۔ اگر کہو باپ واجب بیٹا ممکن تو بعدیہ نکلے گی لیکن مماثلت نرہی
بغیر مماثلت لڑکا ہونا محال ہے۔ بہر تقدیر مسیح عم کا فرزند خدا ہونا بدیہی محال ہے۔ (۳) اگر پادری
صاحب کے گھر ایک لڑکا بشکل بکری پیدا ہو تو پادری صاحب انصاف سے بتایئے کہ آپکو کسقدر شرم آئیگی
حالانکہ آپ اور بکری مین بہتیری مناسبت ہی جسطرح وہ کھاتی پیتی ہی آپ بھی کھاتے پیتے ہین
جیسا وہ حیوان ہے آپ بھی حیوانیت سے خالی نہین جسطرح وہ حادث و مخلوق و محتاج
آپ بھی حادث و مخلوق و محتاج جیسا وہ ہگن و موتن کی آفت مین مبتلا ہے آپ بھی خالی
نہین جیسا خون و گوشت اُسکا ویسا آپکا فرق ہے تو اتنا فرق ہے کہ وہ حیوان مطلق آپ

٭١ مماثلت یعنی برابر ہونا دو چیزون کا صفات نفسیہ مین ۱۲ راقم فضل الرحمن عفی عنہ
٭٢ قولہ قدیم بالذات وہ ہی جو کہ ہمیشہ سی ہو اور ہمیشہ رہی اور جسکی ابتدا و انتہا نہو ۱۲ فضل الرحمن عفی عنہ
[illegible]

حیوان ناطق - باوجود اتنی مناسبت و مشابہت کے پادری صاحب کو تو شرم آتی ہے کہ
ہائے میرے گھر کیسا بیکار بچہ ہوا۔ مگر خدا کا ایک ایسا لڑکا آپ تجویز کرتے ہین کہ مناسبت تو
بالائے طاق بلکہ منافات کلیہ ہے کیا خدا کو ایسا نا قابل لڑکا ہو نہین شرم نہین ہوگی - کیا
معاذاللہ خدا پادری صاحب سے بھی بیغیرت ہی - غرض مسیح کا فرزند خدا ہونے سے خدا کی بیغیرتی
لازم آتی ہے خدا کی بیغیرتی محال مسیح کا ابن خدا ہونا بھی محال ہی - (۴) نبوۃ خاصہ ہی مخلوق
کا اور خاصہ شے کا وہ ہی جو کہ اُسی مین پایا جائے غیر مین نہ پایا جائے - جیسا ہنسی خاصہ انسان کا ہی
غیر مین نہین پائی جاتی ہے نبوۃ جب خاصہ انسان کا ہوا تو یہ خاصہ مخلوق خالق مین متحقق ہونا
محال مسیح کا ابن خدا ہونا بھی محال - (۵) نبوت لازم ہے تغیر کو چنانچہ مسلم ہی اور جو چیز متغیر
ہوتی ہے وہ حادث ہوتی ہی بر تقدیر محال اگر خدا مین نبوۃ پائی جاوے تو خدا متغیر ہوا جو متغیر ہوا
بداہتہ خدا حادث ہوا کیونکہ تغیر حدوث کو لازم ہی چونکہ خدا کا متغیر ہونا محال مسلمہ ہے لہذا مسیح کا
ابن اللہ ہونا بھی محال - اب رہی وہ بات کہ عیسائی اعتقاد کرتے ہین کہ مسیح عم مین
الوہیت تامہ و انسانیت کاملہ حقیقۃً تھین یہ بھی کئی دلیلون سے باطل ہے -

(۱) یہہ ہے کہ الوہیت و انسانیت دونون ضد یکدیگر ہین چنانچہ ظاہر ہے کجا الٰہی خالق
واجب کجا مسیح انسان مخلوق حادث - اگر مسیح عم الٰہی کامل و ادمی کامل ہو تو لازم آتا ہے
اجتماع ضدین - عقلا جہان کے نزدیک اجتماع ضدین محال ہی بنابراں مسیح عم کا مجموعہ ہونا دونو
چیزونکا باطل ہی (۲) یہ ہی برصورت محال اگر فرض کیجے کہ مسیح عم مین ہر دو ضدین آگئین
تو تن مسیح عم ہر دو چیزونکی ظرف ہوا اور الوہیت و انسانیت مظروف ہوئین اب سنیے جناب
یہ قاعدہ مسلم ہی کہ بھلی و بری دو چیزین ایک برتن مین اگر رکھی جاوین تو بری چیز کا غلبہ ہوتا
ہے چنانچہ ہزار من دودھ کو ایک قطرہ پیشاب کے ساتھ ایک جگہ رکھدیجئے تو تمام دودھ کرطد الہی
ناپاک ہو جائیگا جیسا عام لوگ بھی جانتے ہین - اسیطرح اگر بر تقدیر محال مسیح عم مین الوہیت و انسانیت

اجتماع مان لیا جاوے تو انسانیت کی ناپاکی کی وجہ سے الوہیت کی پاکی جاتی رہیگی غرض مسیح عم انسان ہی رہگئے (۳) کہ انسانیت ممکن ہی اور الوہیت واجب ہی واجب و ممکن کا اتحاد ہونا محال مسیح عم کا ہر دو صفتونکے مجموعہ ماننا بھی محال ہی (۴) یہ ہی کہ مسیح اگر خدا ہوتے تو ہرگز نہ مرتے کیونکہ خدا کا مرنا محال ہی جب مسیح عم مرے تو انکا خدا ہونا بھی محال ہی (۵) یہ ہی کہ خدا مرکب ہی خود اور آ سے جسکے معنے خود آنیوالے کے ہین یعنی خدا وہ ہی جو اپنے وجود مین غیر کیطرف محتاج نہو - اور مسیحی اسکو تسلیم کرتے ہین کہ مسیح عم شکم مریم سے پیدا ہوئے خدا کا پیٹ سے پیدا ہونا محال ہی مسیح کا خدا ہونا بھی محال ہی فی الجملہ مسیح عم کی ولدیت و الوہیت دونون عقلاً باطل ہی

رہی وہ بات کہ ..... مسیح عم تمام گناہگارونکے گناہ کا کفارہ ہونیکو دنیا مین تشریف لائے یہ بھی از روی عقل محال ہی چند دلیلونسے (۱) یہ ہی اگر مسیح عم کا کفارہ صحیح ہو تو خدا کا غیر کیطرف محتاج ہونا لازم آتا ہی اسطرح کہ خدا گناہگارونکے گناہ بلا واسطہ معاف نفرما سکے لہذا کفارہ مسیح کا محتاج ہوا چونکہ خدا کا محتاج بغیر ہونا محال ہی بنا بر کفارہ مسیح بھی محال ہی (۲) یہ ہی کہ مسیحی اعتقاد کرتے ہین کہ جب بندے نافرمان ہوئے تو خدا نے چاہا کہ سبکو ہلاک کری اور عذاب ابدی مین مبتلا کرے بیٹا یعنی مسیح نے معارضہ کیا کہ نہین مین مجسم ہوکر جاونگا اور سبکے گناہونکا کفارہ ہونگا چنانچہ مجسم ہوکر آئے اب اس معارضہ مین خدا کی مغلوبیت لازم آتی ہی - جب مغلوبیت خدا کی باطل ہی تو مسیح کا کفارہ ہونا بھی باطل ہی (۳) یہ ہی اگر مسیح کا کفارہ ہونا صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ خدا ظالم ہو کیونکہ گناہ تو پادری صاحب کرین اور خدا تعالی انکے عوض پادری صاحب مسیح عم سے معصوم کو تین روز تک جہنم مین رکھا یہ صریح ظلم و خلاف عقل و نقل ہی اجی حضرت اگر یہ بھی ظلم نہو کہ کری کوئی بھرے کوئی تو دنیا مین ظلم کونسا ہوگا - چونکہ خدا کا ظالم ہونا محال ہی لہذا مسیح عم کا کفارہ ہونا بھی محال ہی (۴) یہ ہی اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی دور و تسلسل - اسطرح کہ مسیح نے جب سبکے گناہ سر پر لئیے تو بدا ہتہ عاصی ہوئے اگر گناہگار نہوتے تو ہرگز تین روز تک جہنم مین نرہتے بقعتاد عیسائی مسیح عم تین روز دوزخ مین مغضوب ملعون ہوئے - یہ ظاہر دلیل ہی گناہگار ہونیکی چنانچہ عقلا کے مسلم ہی جب خود عاصی ہوئے تو عیسائی عقیدہ کے موافق (کہ ہر گناہگار کیواسطے ایک کفارہ چاہیئے ورنہ ہمیشہ جہنم مین ہو)

مسیح کے لیئے ایک کفارہ واجب ہی۔ پادریو ان کا کفارہ کیا تجویز کروگے ورنہ تمہارے عقیدہ
کے موافق مسیح عم عذاب ابدی مین رہتے ہین کبھی بعد تین روز جہنکارہ نپاوین ورنہ تمہارا
اصول مسلمہ باطل ہوا جاتا ہے۔ اب ان کا کفارہ ان لوگون سے تجویز کروگے کہ جنکا کفارہ مسیح عم
ہوچکے یا غیر کو۔ اگر انہین مین سے کروگے جنکا کفارہ مسیح ہوئے تو دور ہوا اگر کسی غیر کو کفارہ
ٹہیراتے ہو تو اسکا کفارہ اور چاہیئے پھر اسکے واسطے اور اسیطرح غیر متناہی تک چلے چلو اب آیا
تسلسل۔ دور و تسلسل باتفاق منطقیہ و دیگر عقلاء باطل ہے مسیح عم کا کفارہ ہونا بھی باتفاق اہل
منطق و عقلاء باطل (۵) اگر مسیح عم کا کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ مسیح کا دنیا پر تشریف لانا
باعث عذاب ابدی ہوا اسلیئے جب مسیح نے قوم یہود کو وعظ کیا انہون نے کان ندھرے نبی و
ابن خدا سمجھنا تو درکنار ایک نیکوکار سا بھی نہین جانا بلکہ بقول نصاری کے بیحرمتی سے مارے اور
صلیب دیئے۔ اب کہو عیسائیو کہ جن یہودیون نے مسیح کو صلیب دیا وہ جہنمی ہین یا نہین ضروری بات
ہے کہ وے جہنمی ہین اب خیال کرو مسیح آئے کفارہ ہونیکو مگر چیدہ قوم بنی اسرائیل کو جہنمی بنا گئے
چونکہ بعثت انبیا کا باعث عذاب ہونا محال ہی لہذا مسیح کا کفارہ بھی محال (۶) یہ ہے مسیح
کل گناہ کا کفارہ ہوئے یا بعض کا اگر کل گناہ کا کفارہ ہوئے جیسا تمہارا عقیدہ ہی۔ تو امور
غیر متناہیہ کا پایا جانا دفعۃً لازم آتا ہی چونکہ گناہ بنی آدم کا غیر متناہی ہے۔ غیر متناہی امور کا
دفعۃً پایا جانا محال ہی لہذا کفارہ مسیح بھی محال۔ اگر مسیح نے بعض گناہ اٹھایا تو اور بعض کیواسطے
کفارہ دیگر کی ضرورت ہے۔ بجز مسیح کے تمہارے نزدیک کوئی کفارہ ہی نہین پس کفارہ مسیح
بہر تقدیر محال۔ **لطیفہ** پادریو نبی کا فعل امتی پر واجب و سنت ہی جب مسیح عم نے تین روز
جہنم کی سیر کی آپ پادریون پر بھی واجب ہی کہ جہنم کی سیر کرین اور منصب مسیح سے مشرف
ہون ورنہ باغی کہلائینگے کیونکہ امت جب ہی ہون کہ تابعداری نبی کی کرین ورنہ نافرمان
کہلاتا ہے۔ کیون پادریو جہان سے بدولت کفارہ مسیح چھوٹتے تھے وہان کی سیر کرنی پڑی

پھر وہ جگہ نصیب ہوئی ۔ جناب ہن خیال فرمایئے عیسائی اعتقاد کرتے ہین کہ خدا حقیقت مین ایک بھی ہو اور تین بھی ہو ۔ وحدۃ بھی حقیقی اور کثرۃ بھی حقیقی ۔ یہ بھی چند دلیلون سے بداہۃ باطل ہو (۱) یہہ ہے کہ وحدۃ وکثرۃ بہم ضدین ہے ۔ اجتماع ضدین کا محال ہونا سبکے نزدیک مسلم ہو ۔ (۲) ایک جزء ہو تین کل ہے ۔ اگر حقیقۃ مین ایک [illegible] ہو اور تین ایک تو لازم آتا ہے کہ جزء کل ہوجاے اور کل جزء ہوجاے ۔ کل کا جزء ہونا اور جزء کا کل ہونا محال ۔ لہذا ایک خدا کا تین ہونا اور تین خدا کا ایک ہونا بھی محال ہو ۔ (۳) یہ ہو کہ ایک خاص ہو اور تین عام ہو ۔ خاص کا عام ہونا اور عام کا خاص ہونا محال ہو لہذا ایک خدا کا تین ہونا اور تین خدا کا ایک ہونا بھی محال ۔ (۴) ایک مفرد ہو اور تین ہو مرکب اور اگر ایک خدا تین ہو پھر تین ایک بھی ہو تو لازم آتا ہو کہ مفرد مرکب ہو اور مرکب مفرد ہو یہ بداہۃ باطل ہو لہذا ایک خدا کا تین ہونا پھر تین کا ایک ہونا بھی باطل (۵) یہ ہو کہ اگر ایک خدا تین بھی پھر تین ایک ہو تو لازم آتی ہو جزئیۃ الشئی لنفسہ[1] ۔ یعنی ایک جزء ہو اپنے نفس کا کیونکہ جب ایک تین ہوا اور تین مرکب ہی تین احاد[2] سے ۔ اب ایک بھی مرکب ہوگا تین احاد سے ۔ اس صورت مین لازم آیا کہ ایک اپنی نفس کا جزء ہو چونکہ جزئیۃ الشئی لنفسہ محال ہے بنا بر ایک کا تین ہونا اور تین کا ایک ہونا بھی محال ۔ **اعتراض** ۔ پادریو وحدۃ تین قسم کی ہوتی ہے ۔ وحدت حقیقی شخصی و وحدت نوعی و وحدۃ جنسی ۔ وحدۃ حقیقی شخصی وہ ہو کہ جسکا شریک کوئی نہو ۔ جیسا زید کہ ذات زید مین کوئی شریک نہین ۔ وحدۃ نوعی اُسکو کہتے ہین کہ جو بولی جاوے ایک قسم کے افراد کثیرہ پر جنکی حقیقت ایک ہو جیسا انسان کہ سب افراد پر برابر بولا جاتا ہے ۔ وحدۃ جنسی وہ ہوتی ہو کہ جو اقسام مختلفہ کے انواع پر بولی جاے اور اُنکی حقیقت مختلف ہو ۔ جیسا حیوان کہ حیوانیت مین گھوڑا گدہا ۔ اونٹ بکری بیل ۔ انسان سب انواع مختلفۃ الحقیقۃ داخل ہین ۔) پادریو تین وحدتون سے کونسی وحدۃ اختیار کرتے ہو ۔ وحدت حقیقی شخصی سے تو صاف انکار ہے تین خدا کے قائل ہونے سے معلوم ہوتا ہو کہ جنسی یا نوعی کا اقرار ہے ۔ بتایئے تو صحیح اگر وحدۃ جنسی منظور ہو تو انواع مختلفۃ خدا کے

[1] قولہ جزئیۃ الشئی لنفسہ یعنی جزء ہونا چیز کا اپنے نفس کے واسطے ۱۲ فضل الرحمن عفی عنہ اسلام آبادی ۔
[2] قولہ احاد جمع ہے احد کی احد بمعنی ایک ۱۲ فضل الرحمن ۔

کہاں چونکہ انواع مختلفہ ہونا محال لہذا وحدۃ جنسی بھی محال ہی - اگر وحدۃ نوعی اختیار کرتے ہو تو خداؤن کو تین پر کیون منحصر کرتے ہو دس بیس تیس خدا کے اقرار سے کیون گھبراتے ہو اس انحصار سے ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی جو کہ محال و باطل ہے - جب ترجیح بلا مرجح باطل ہوئی تو تمہارا حصر کرنا خداؤں کو تین پر بھی باطل و محال ہے - اگر کہو کہ کار روائی ہماری تین خدا سے ہوتی ہی لہذا ہم تین کو مانتے ہین - جیسا پادری جوالا سنگہ نے بعض مباحثہ مین میرے ساتھ یہ بات پیش کی تھی اب ہم پوچھتے ہین کہ اگر کسی نوع کے تین فردون سے کار روائی ہو آپ انکا تو اقرار کرین - اور باقی افراد سے انکار کون یہہ کب جائز ہے یہ تو محض باطل ہے یہہ عقیدہ رکھیے کہ بیشمار خدا کے افراد ہین مگر تین سے ہماری کار روائی ہوتی ہے لہذا ہم تین کی عبادت کرتے ہین اور باقی سے کار روائی نہین ہوتی بنابر آنکو نہین مانتے ہین - ہنود کو کیون آپ برا کہتے ہین وہ تو مشرک فی الصفت ہین آپ تو مشرک فی الذات ہین - آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ الطیبین والطاہرین

تمت

تقریظ مولوی گلزار علیصاحب واعظ بردوانی

یہ رسالہ کیا ہی عجالہ نافعہ بے بہا ہے مؤلف علام نے رسالہ کیا لکھا قلوب مناظرین موحدین کو خوشی سے بھر دیا - مصداق احسن ما قل و دل بنایا - دریا کو کوزہ کے اندر کر دکہایا - اے حضرات آیئے تشریف لائے اس گوہر گرانمایہ سے دامن توحید کو پر کیجیے اور سر تثلیث بدلائل عقلیہ توڑیئے - ایکدفعہ نظر رحمت سے اسکو ملاحظہ فرمایئے -

راقم آپکا خادم - محمد گلزار علی عفی عنہ بردوانی -